



سوال

(825) غیر باپ کو باپ اور غیر ماں کو ماں کہنے والے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

غیر باپ کو باپ اور غیر ماں کو ماں کہنے والے پر اللہ کی لعنت اور جنت حرام ہے تو پھر سر کو باپ اور ساس کو ماں کہہ کر کیوں پکارا جاتا ہے؟ کیا یہ غلط ہے، واضح کریں؟ (عبدالرؤف، حجرات)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حدیث: ((مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَفِي رِوَايَةٍ الْأَكْفَرُ بِاللَّهِ)) [جو شخص جان بوجھ کر اپنی نسبت اپنے باپ کی طرف سے دوسرے کی طرف کر لے اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور ایک روایت میں ہے اس نے کفر کیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جنت اس پر حرام ہے۔] 2 میں نسب کی تبدیلی مراد ہے زبانی کلامی ادب و احترام کی بنیاد پر خالی لفظ بولنا مراد نہیں۔

[ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سب خاندان عبدالمطلب کے چھوٹے بچوں کو مزدلفہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو ہی حجرات کی طرف رخصت کر دیا اور ہماری رائیں تھپکتے ہوئے فرمایا: میرے بیٹوں 1 سورج نکلنے سے پہلے، حجرہ پر کنکریاں نہ مارنا۔] 3

انس رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بیٹا کہہ کر بلایا۔ 4 ان دلائل سے ثابت ہوا کہ پیار سے کسی کو بیٹا کہہ دینا یا ادب و احترام سے باپ کہنا ممنوع نہیں ہے۔]

2 بخاری، کتاب المغازی، باب عروۃ الطائف فی شوال سیدشان۔ مسلم، کتاب الحج، باب فضل الہدیۃ ودعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما بالبرکۃ۔ ترمذی، ابواب الولاء والہدیۃ۔ مشکوٰۃ، کتاب النکاح، باب اللعان۔ الفصل الاول۔

3 ابوداؤد، کتاب المناسک، باب التعمیل من جمع۔ نسائی، کتاب مناسک الحج، باب النہی عن رمی حجرۃ العقبۃ قبل طلوع الشمس۔ ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب من تقدم من جمع الی منی لرمی البجار۔

4 مسلم، کتاب الآداب، باب جواز قولہ لغير ابنہ یا بنی۔



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام و مسائل

جلد 02 ص 789

محدث فتویٰ